علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام، بی اے بی کام، بی ایڈ، بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

مضمون	:	ڈیموگرافی
سطح	:	بی۔اے
کوڈ	:	414
مشق نمبر	:	03
سمسٹر	:	بہار 2025ء

سوال نمبر1 اموات کی شرح پر معاشرتی عوامل کا کیا اثر ہوتا ہے؟ مختلف سماجی طبقات میں اموات کی شرح میں فرق کو کیسے سمجھا جا سکتا ہے؟ (20)

جواب۔

مخصوص عمر کی شرح اموات: اگر ہم شرح اموات کی بات کریں تو نہ صرف لوگوں کی معاشرتی حیثیت، صنف اور تعلیم سے اس کا تعلق ہے بلکہ زندگی کے مختلف مراحل پر ہمیں اموات کے رجحانات میں واضح فرق نظر آتا ہے۔ ہر عمر کے ایسے مسائل اور خطرات ہیں۔ کسی عمر میں اموات کی شرح بہت زیادہ پائی جاتی ہے اور بعض عمر کے حصے میں یہ شرح بہت کم ہوتی ہے۔ اگر ہم غور کریں تو علم ہوگا کہ پیدائش کے وقت سے لے کر پہلے سال کے اختتام تک یہ ایک ایسا عرصہ ہوتا ہے کہ جس میں موت کا خطرہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ دنیا میں شائد چند ہی ایسے کام ہوں جو ایک نوزائیدہ بچے کی نگہداشت سے زیادہ مشکل اور توجہ طلب ہوں۔ کیونکہ پیدائش کے بعد بچہ ایک تو مکمل طور پر دوسروں پر انحصار کر رہا ہوتا ہے وہ نہ تو ہل جل سکتا ہے نہ کہیں آگے پیچھے جا سکتا ہے۔ اپنی خوراک، صفائی، موسم سے بچاؤ وغیرہ ہر چیز میں دوسروں کا محتاج ہوتا ہے اور اگر ان میں سے کوئی چیز بھی ٹھیک سے نہ ملے تو اس کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی ایسی بیماریاں ہیں جو بچے پر زندگی کے پہلے سال میں حملہ آور ہوتی ہیں اور ذراسی لاپرواہی بچے کی موت کا سبب بن سکتی ہے۔ اس کے بعد اگلے چار سال بھی اہم ہوتے ہیں۔ پانچ سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے تقریباً 90 بچے پاکستان میں ہر ہزار بچوں میں سے وفات پا جاتے ہیں۔

اس کے بعد اگلا مرحلہ نوجوانی اور جوانی کا ہوتا ہے۔ اس عرصے میں ہونے والی اموات کی شرح عموماً بہت کم ہوتی ہے۔ اس عمر میں چونکہ انسان صحت منداور طاقت ور ہوتا ہے اس لیے موت کا خطرہ قدرے کم ہوتا ہے۔ اکثر اس عرصے میں ہونے والی اموات حادثاتی ہوتی ہیں جو لڑائی جھگڑے، تخریب کاری، دھماکے، سیلاب یا زلزلہ وغیرہ کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ تاہم اس عرصہ زندگی میں ہونے والی اہم ترین اموات، ماؤں کی اموات ہیں جو زچگی کے دوران یا بعد میں اس سے متعلقہ مسائل کی وجہ سے ہوں۔ پاکستان میں ماؤں کی اموات کی شرح بھی بہت زیادہ ہے جو ایک لمحہ فکریہ ہے۔ پھر تقریباً 50 سال کی عمر کے بعد پاکستان میں اموات کا رجحان قدرے بڑھ جاتا ہے جس میں تیزی 65 سال کی عمر میں آجاتی ہے۔ اس عمر میں تیزی آنے کی وجوہات عام طور پر لوگوں کی کمزور صحت، ورزش کی کمی، معیاری خوراک کی عدم دستیابی وغیرہ ہے کیونکہ بہت سے ممالک میں یہ اموات کی شرح 70 سال کی عمر کے بعد زیادہ ہونا شروع ہوتی ہے۔

شیر خوار کی اموات: ڈیموگراف اعداد و شمار کے زیادہ تر ذرائع اعداد و شمار کو مطلق اعداد کی صورت میں چھاپتے ہیں۔ جیسے ایک سال کے دوران ہونے والی پیدائش کی مقدار، اموات کی تعداد اور شادی وغیرہ کی تعداد، سب مطلق اعداد کی شکل میں چھپتے ہیں۔ بعض اغراض و مقاصد کے لئے یہ اعداد شمار بڑی دلچسپی کا باعث ہوتے ہیں تاہم عام طور پر جب ہم بین الاقوامی موازنہ کرتے ہیں تو ہمارا مقصد مختلف آبادیوں یعنی Population میں پیدائش کے حلقہ اثر کا موازنہ کرنا ہوتا ہے۔ اسلئے پیدائش سے متعلق اعداد ایک طرح سے آبادی کے اس سائز سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ بچے پیدا کر رہی ہے۔ پیدائش کے مطلق اعداد کو آبادی میں موجود مطلق لوگوں کے ساتھ ملانے سے ہم پیدائش کے مقابلتاً اعداد یعنی Relative numbers حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ موازنات شرحوں، نسبتوں Percentage and Proportion کی مدد سے کئے جاتے ہیں۔ Rate کی اصطلاح زیادہ مناسب طور پر ایک مقررہ وقت میں ہونے والے ڈیموگرافک واقعات کو اس وقت کی سے تقسیم کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایسے خاص وقت میں اموات کی تعداد کو (مثلاً سیلاب یا زلزلہ) آبادی سے تقسیم کرنے سے شرح اموات حاصل ہوتی ہے جیسے Death Rate کہا جاتا ہے۔ آبادی کسی عرصے کے دوران بھی ہو سکتی ہے (جو کہ اس مکمل عرصے کی اوسطاً آبادی ہوگی) اور ابتدائی بھی۔ یہ عرصہ عام طور پر ایک سال کا ہوتا ہے۔ اور شرح 100 یا 1000 پر ظاہر کی جاتی ہے۔

شیر خوار کی شرح اموات: Infant جسے اردو میں شیر خوار یعنی دودھ پینے والا بچہ کہا جاتا ہے۔ اسے ڈیموگرافی میں ایک خاص عمر کے حوالے سے جانا جاتا ہے۔ اور وہ عمر ہے صفر یعنی وہ بچے جو اپنی عمر کے پہلے سال میں ہوں لیکن یہ بچے ابھی ایک سال تک کی عمر کو نہ پہنچے ہوں۔

آج کل کے فراہم کردہ اعداد و شمار سے یہ اندازہ لگانا مشکل امر ہے کہ کتنے شیر خوار (دودھ پیتے بچے) ایک سال میں زندہ رہے اور کتنے بچے مر گئے کیونکہ ان کے متعلق اعداد و شمار یا تو ملتے ہی نہیں ہیں یا پھر تسلی بخش و معیاری نہیں ہوتے ہیں۔ شیر خوار کی شرح اموات سے مراد ایک سال کے دوران رجسٹرڈ کی گئی اموات کی

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

شرح ہے جو زندہ پیدائش کے طور پر اسی سال میں درج کرائی گئیں۔ شیر خوار کی شرح اموات اس فارمولے کی مدد سے نکالی جاسکتی ہے۔ یہاں Do سے مراد ایک سال میں شیر خوار کی اموات کی تعداد ہے۔ اور B اس سال میں درج شدہ زندہ پیدائش ہیں جب کہ K مستقل مقدار 100 ہے۔ وضاحت کے لئے مندرجہ ذیل حل شدہ مثال پر غور کریں۔

کل شیر خواروں کی اموات: 230171

زندہ پیدائش : 2435171

اس لیے

DO/B X K = 230171 X 1000 / 2435171 X 100

= 9.45 (Infant deaths per 1000 live birth)

سوال نمبر 2 اندرون ملک اور بیرون ملک ہونے والی نقل مکانی کی خصوصیات بیان کریں۔ نیز نقل مکانی کے اثرات پر بحث کریں۔ (20)

جواب: **بیرون ملک نقل مکانی کے اثرات:** بیرونی نقل مکانی کو بین الاقوامی نقل مکانی بھی کہا جاتا ہے۔ اس نقل مکانی کے ایک یا ایک سے زائد ممالک کی سرحدیں عبور کی جاتی ہیں۔ یہ سرحدیں ملحقہ اور غیر ملحقہ ممالک (علاقے) کی ہوسکتی ہیں اس طرح ایک براعظم سے دوسرے براعظم منتقلی بھی ممکن ہے۔ بیرونی نقل مکانی میں فاصلے کی کوئی پابندی نہیں ہوتی علم بشریات میں اس کی تعریف یوں کی جاتی ہے۔

''بیرونی نقل مکانی کا مطلب ہے کہ ایک سے دوسری ریاست میں منتقلی ایسی نقل مکانی مقرر کردہ یا متعین کردہ یا متعین شدہ سرحدوں کو عبور کرنے سے واقع ہوتی ہے۔ عام طور پر ایک ملک سے دوسرے ملک میں منتقل ہونے کو بیرونی نقل مکانی کہا جاتا ہے''۔

دور حاضر چونکہ تکنیکی دور ہے جس میں بیرونی ملک نقل مکانی عملاً آسان اور تکنیکی لحاظ سے ایک پیچیدہ عمل ہے یعنی اب ایک ملک سے دوسرے ملک جانا یا ایک براعظم سے دوسرے براعظم جانا چند گھنٹوں میں ممکن ہے جب کہ فرد کو اپنی مکمل شناخت (Identification) کروا کر کلیئرنس حاصل کرنا ایک پیچیدہ عمل ہے۔ تاہم ممالک کے مابین ہونے والے مختلف ایگریمنٹ کے ذریعے جانا نسبتاً آسان ہے۔ اسی طرح اعلیٰ تعلیم کی غرض سے جانا بھی قواعد وضوابط کے تحت ہے جو نسبتاً آسان عمل ہے۔ دنیا اب ایک گلوبل ولیج کی صورت اختیار کرگئی ہے۔ تاہم پھر بھی اگر کسی خطے میں قدرتی آفات یا انسان کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ہونے والے ہولناک فسادات ہوں تو دوست ممالک سنجیدہ اور مہارتیں رکھنے والے افراد کو اپنے ملک میں آکر مثبت حیثیت سے رہنے کی اجازت دیتے ہیں۔ عموماً بیرون ملک نقل مکانی کی مندرجہ ذیل وجوہات ہوتی ہیں۔

1۔ روزگار کے لئے نقل مکانی
2۔ اعلیٰ تعلیم و ہنر کیلئے نقل مکانی
3۔ جان بچانے کیلئے نقل مکانی (سیاسی یا مذہبی بنیادوں پر کی جانے والی نقل مکانی)

ملک سے باہر کی جانے والی نقل مکانی کی خصوصیات: بہتر معاش اور سہولیات زندگی کے حصول کیلئے فرد ملک سے باہر بھی جاتے ہیں۔ ملک سے باہر کی جانے والی نقل مکانی بین الاقوامی اصولوں اور قواعد وضوابط کے مطابق کی جاتی ہے۔ بیرون ملک کی جانے والی نقل مکانی کی چیدہ چیدہ خصوصیات یہ ہیں۔

ملک سے زیادہ تر متوسط طبقے کے افراد بین الاقوامی (کسی بھی دوسرے ملک) نقل مکانی کرتے ہیں ملک کے اندر مختلف علاقوں سے روزگار کی غرض سے زیادہ تر وہ لوگ نقل مکانی کرتے ہیں جو اپنے علاقوں میں متوسط درجے کی حیثیت رکھتے ہیں عموماً اس علاقے کے وہ افراد جو ہر لحاظ سے معاشرتی زندگی میں مضبوط حیثیت رکھتے ہوں وہ نقل مکانی نہیں کرتے اسی طرح وہ افراد جو بمشکل اپنی ضروریات زندگی پوری کرتے ہوں وہ بھی نقل مکانی نہیں کرتے اگر ہم کسی ایک گاؤں / علاقے کی کیس سٹڈی کریں تو معلوم ہوگا کہ زیادہ تر وہی افراد بین الاقوامی نقل مکانی کرتے ہیں جو متوسط درجے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ملک سے زیادہ تر پڑھے لکھے افراد نقل مکانی کرتے ہیں بین الاقوامی نقل مکانی کی دوسری بڑی اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ اکثر و بیشتر پڑھے لکھے افراد کرتے ہیں جنہیں یہ معلوم ہو کہ بین الاقوامی نقل مکانی کے قواعد وضوابط کے طریقہ کار کیا ہیں؟ اس طرح نئے ملک میں جا کر سماجی زندگی کو سمجھنا اور اس میں حصہ لینا۔

بین الاقوامی نقل مکانی مختلف مہارتیں رکھنے والے افراد کرتے ہیں مختلف ممالک میں روزگار کے مختلف مواقع پیدا ہوتے رہتے ہیں جن میں زیادہ تر مواقع کا تعلق مختلف مہارتوں سے ہوتا ہے لہٰذا وہ افراد مختلف فنی مہارتیں دیکھتے ہیں وہ اس قسم کے مواقع کے حصول کیلئے بین الاقوامی نقل مکانی کرتے ہیں مثلاً پاکستان نے بہت سے افراد جو مختلف مہارتیں رکھتے ہیں وہ سعودی عرب' دبئ' کینیڈا' آسٹریلیا وغیرہ میں روزگار کی غرض سے جاتے ہیں بین الاقوامی نقل مکانی کے بعد فرد کی حیثیت متوسط درجے کی ہوتی ہے جب افراد بین الاقوامی نقل مکانی کرتے ہیں تو ان کی سماجی حیثیت متوسط درجے کی تصور کی جاتی ہے۔ انہیں سماجی حقوق بھی دوسرے درجے کی شہرت کی مناسبت سے دیئے جاتے ہیں کبھی کبھی صورت حال گھمبیر بھی ہوجاتی ہے آپ اپنے اردگرد ان افراد کو تلاش کریں جو عرب امارات کی طرف گئے ہیں تو یقیناً کچھ حقائق حیران کن ہونگے جہاں انہیں بہت سے سہولیات اور نسبتاً اچھے دام ملتے ہیں وہاں انہیں کئی مشکلات اور مسائل کا بھی سامنا رہتا ہے پاکستان سے مختلف علاقوں سے ہزاروں افراد نے جن ممالک کی طرف زیادہ نقل مکانی کی ہے وہ ایشیاء میں عرب ممالک ہیں اس طرح بڑی حد تک جاپان بھی ہے اسی طرح دوسری طرف سب سے زیادہ شمالی امریکہ (کینیڈا اور امریکہ) کی طرف نقل مکانی کی گئی ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام ڈی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے آرڈر نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاون لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

فرد، خاندان اور معاشرے پر نقل مکانی کے اثرات: نقل مکانی کے باعث اقوام کے باہمی میل جول سے کئی ایک اثرات رونما ہوتے ہیں۔نقل مکانی کسی آبادی کے مختلف پہلوؤں پر کئی طریقوں سے اثر انداز ہوتی ہے نقل مکانی کے عمومی اثرات درج ذیل ہیں:

1) **فرد پر اثرات:** ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف ہجرت کر کے جانے والا شخص تقریباً بالکل نئے معاشرتی، معاشی، سیاسی اور ثقافتی ماحول کو دیکھتا ہے اور اس کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے۔ نئے مقام یا علاقے میں جہاں کسی فرد کو چند ایک سہولیات میسر ہوتی ہیں وہاں بہت سارے مسائل بھی ہوتے ہیں۔نقل مکانی کرنے والے کو نئے مقام پر تعصب اور ناروا امتیاز سے واسطہ پڑتا ہے جس کی وجہ سے فرد کو بہت سی پریشانیوں اور مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ جب کوئی فرد نقل مکانی کرتا ہے تو اس کو تین باتوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

ا) **تطبیق (Adjustment):** تطبیق ایک ایسا طریقہ، انداز یا اسلوب ہے جس کے ذریعے نقل مکانی کرنے والا اس قابل ہو جاتا ہے کہ جن سرگرمیوں میں بھی شرکت کرے انہیں بطریق احسن انجام دے سکے۔

۲) **شرکت (Participatation):** شرکت میں نئے علاقے آبادی کے مختلف اداروں، سماجی گروہوں اور دیگر حصوں میں کسی فرد کے کام کی مقدار اور نوعیت کا تعین کیا جاتا ہے۔

۳) **ثقافت پذیری (Acculturation):** ثقافت پذیری ایسا عمل یا طریقہ ہے جس میں فرد استقبالیہ یعنی نئے معاشرے میں کئی طریقوں سے رویوں (کردار و عادات) دلچسپیاں، اقدار علوم) کا اکتساب کرتا ہے۔

معدودے چند افراد مکمل طور پر نئے ماحول اور کلچر میں اپنے آپ کو سموتے ہیں جبکہ نقل مکانی کر کے آنے والوں کی اکثریت نئے معاشرے کی محض چند ایک معاشرتی اور اقتصادی اقدار کو اپنائی ہے۔ اسکے مقابلے میں اپنے اصل کلچر یا ثقافت کو منظم کرنے کے لیے ایک ادارے اور نسلی گروپ تشکیل دیتی ہے۔

2) **خاندان پر اثرات:** تمام خاندان کے تمام افراد کے باہمی خونی رشتہ کی وجہ سے بہت گہرا اور قریبی تعلق ہوتا ہے۔نقل مکانی کے بعد عموماً دیکھنے میں آیا ہے کہ مختلف خاندانوں کی معاشی حالت کافی حد تک بہتر ہو جاتی ہے۔ خاندان کے اتصال اور اتفاق و اتحاد کا انحصار کئی ایک عناصر پر ہوتا ہے ثقافتی اور معاشی تفاوت ایک خاندان مختلف افراد کے مابین اتصال کو فروغ دیتی ہے حالیہ تبدیلیوں ،خاص طور پر تعلیمی مواقع، معاشرتی منتقلی تقسیم اراضی اور ملازمت کے مواقع نے شہروں میں اور اس کے ساتھ ساتھ مشرق وسطیٰ میں زیادہ ہجرتوں نے نقل مکانی کی جڑوں کو اندر ہی اندر کھوکھلا کر دیا ہے۔ دیہات سے شہر شہر سے دوسرے شہر ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف نقل مکانی کے باعث افراد کو آزادانہ دولت کمانے کے مواقع میسر ہوتے ہیں نتیجے میں باپ بیٹے کے مابین معاشی تعلقات ختم ہو جاتے ہیں اور ان کے باہمی تعلقات میں کسی حد لچک پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی بھائی بھائی سے دور ہو جاتا ہے۔ ساس اور بہو کے مشترکہ خاندان میں دراڑیں پڑ گئیں ہیں۔

باپ اور بیٹے کے تعلقات: کسی بھی خاندان کی بقاء اور سلامتی کے لیے باپ اور بیٹے کے باہمی تعلقات بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ خواہ بیٹا شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ۔ عام طور پر ایک خاندان میں باپ ہی ہر معاملے کا کرتا دھرتا ہوتا ہے۔ اسکے حکم کے تحت معاملات پاتے ہیں اور گھر کے تمام اخراجات اس کے کنٹرول میں ہوتیہیں۔ پھر جب اسکے بیٹے کمانے لگیں تو وہ بھی گھر کے اخراجات میں حصہ بٹاتے ہیں۔ دوسروں شہروں یا دوسرے ممالک میں نقل مکانی کے باعث بیٹے کی معاشی حالت باپ کے مقابلے میں زیادہ مستحکم ہو جاتی ہیں۔ نقل مکانی کرنے والے جب باہر کی دنیا کے کلچر اور اقدار سے روشناس ہوتے ہیں تو ان کی سوچ کے دھارے بھی بدل جاتے ہیں اسی اختلاف کی وجہ سے باپ کے تعلقات میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ عام طور پر بزرگوں کی بہت عزت کی جاتی ہے لیکن ریسرچ کے بعد پتہ چلا کہ بعض گھروں میں جب بیٹے خود مختار ہو جائیں تو بزرگوں کو بوجھ تصور کرتے ہیں اور ان کی ضروریات کا خیال بھی نہیں رکھتے ہیں اور انکی ضروریات کا خیال نہیں رکھتے ہیں۔ نہ ہی ان کے فیصلوں کو حتمی قرار دیتے ہیں۔

ساس اور بہو کے تعلقات: اگر مشترکہ خاندان ہو تو گھریلو خواتین کے تعلقات میں ساس اور بہو کے تعلقات بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ خاندان کے دوسرے ارکان کی نسبت یہ خواتین زیادہ وقت اکٹھے گزارتی ہیں۔ اگر کسی عورت کا شوہر کمائی کی خاطر گھر سے باہر گیا ہو تو وہ عورت اپنے آپکو گھر کی حاکمہ تصور کرتی ہے اور اس حیثیت کا اظہار دن میں کئی دفعہ مختلف انداز سے کرتی رہتی ہے۔ جسکی وجہ سے ساس اور بہو کے تعلقات میں اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ لڑائی جھگڑا روزانہ کا معمول بن جاتا ہے ایسے حالات میں بہو اپنے شوہر کو علیحدہ گھر کی فرمائش کرتی ہے خاندانی تنازعات میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

3) **معاشرے پر اثرات:** معاشرے پر نقل مکانی کے اثرات کا انحصار نقل مکانی کی شدت پر ہوتا ہے۔ اس سے کمیونٹی کی تفریقی فطرت اور سماجی درستی کا گہرا تعلق ہے۔ نقل مکانی کے باعث کمیونٹی اور معاشرے کے تین حصے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ (پیدائش، اموات اور نقل مکانی) نقل مکانی سے نہ صرف کمیونٹی کی آبادی میں کمی یا اضافہ ہوتا ہے بلکہ نوجوان نسل کی نقل مکانی کی وجہ سے شرح افزائش بھی متاثر ہوتی ہے۔ کیونکہ نوجوانوں کی اکثریت علاقہ چھوڑ جاتی ہے لہذا اس مخصوص علاقے کی شرح پیدائش پر بھی فرق پڑتا ہے۔ نقل مکانی کی وجہ سے تفریقی عناصر معاشرتی تبدیلی کا باعث بنتے ہیں ان میں سماجی و معاشی حیثیت، تعلیم، مختلف طبقات، پیشے زبان اور مذہبی عناصر شامل ہیں نقل مکانی کرنے والے جب اپنے علاقے میں آتے ہیں تو وہاں جدید طریقے رائج کرتے ہیں اور قدیم طرز حیات سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں نقل مکانی کسی کمیونٹی پر دیگر کئی لحاظ سے بھی اثر انداز ہوتی ہے بعض لوگ روزگار کی خاطر اپنے گھروں سے بہت دور

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاون لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اختتامی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

03345504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے،ایم ایس سی،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک،ایف اے،آئی کام،بی اے،بی کام،بی ایڈ،بی ایس،ایم اے،ایم ایڈ،ایم ایس سی،پی ایچ ڈی کی ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹ اور امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبرز پر رابطہ کریں

دراز علاقوں میں جاتے ہیں اس طرح محنت اور وقت کا زیاں ہوتا ہے۔نوجوان نسل کی مسلسل نقل مکانی کی وجہ سے معاشرتی ڈھانچے پر بہت سے اثرات رونما ہوتے ہیں۔اور معاشرہ انتشار کا شکار ہوجاتا ہے۔

نقل مکانی کسی کمیونٹی پر دیگر کئی لحاظ سے بھی اثر انداز ہوتی ہے بعض لوگ روزگار کی خاطر اپنے گھروں سے بہت دور دراز کے علاقوں میں جاتے ہیں۔اس طرح روزانہ محنت اور وقت کا زیاں ہوتا ہے۔نقل مکانی نہ صرف شہروں اور قصبوں کی تفریقی افزائش میں اہم کردار کرتی ہے بلکہ اس کے ذریعے مشینوں کے استعمال کو بھی فروغ ملا جس کی وجہ شہر گنجائش کے لحاظ سے وسیع وعریض ہوگئے ہیں۔نوجوان نسل کی مسلسل نقل مکانی کی وجہ سے دیہاتی علاقوں کے معاشرتی ڈھانچے پر بہت سے اثرات رونما ہوئے ہیں۔مچل (Mitchell) کے مطابق کسی علاقے کی آبادی کا دوسرے علاقے کی طرف کوچ اور وہاں کی آبادی میں کمی کے باعث روایتی دیہاتی طرزِ حیات میں انتشار پیدا ہوجاتا ہے۔چونکہ ہنرمندوں کی بڑی تعداد اپنے علاقے چھوڑ جاتی ہے۔اس وجہ سے وہ علاقے مزید پسماندہ ہوجاتے ہیں اور وہاں کے باقی ماندہ افراد متزل کا شکار ہوجاتے ہیں۔

سوال نمبر3 نقل مکانی کی تعریف کریں۔نیز نقل مکانی کا انسانی حقوق پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب۔ **نقل مکانی سے متعلقہ علاقائی اور بین الاقوامی معاہدے:** نقل مکانی علاقائی / مقامی اور بین الاقوامی سطح پر ہوتی رہتی ہے ماہرین آبادیات (ڈیموگرافرز) کے لیے نقل مکانی کے رجحان اور اس میں شامل افراد کی تعداد کا مطالعہ اس لیے ضروری ہے کہ اس کے عمل کے اثرات براہِ راست اور بالواسطہ طور پر انسانی معاشروں پر مرتب ہوتے ہیں اور وہ ماضی میں نقل مکانی کرنے والوں کا موازنہ دورِ حاضر کے ساتھ کرتے ہیں یا اس کا موجودہ آبادی سے تعلق قائم کرتے ہیں متعلقہ امور کا مطالعہ کرتے ہیں اس قسم کے مطالعے کے لیے ماہرین آبادیات مختلف طریقے،قوانین وضوابط وضع کرتے ہیں اس کے متعلق حکومتوں سے علاقائی اور بین الاقوامی معاہدے طے کرتے ہیں۔علاقائی یا اندرونِ ملک نقل مکانی کا تخمینہ لگانے کے لیے بلا واسطہ اور بلواسطہ طریقے اختیار کیے جاتے ہیں۔علاقائی یا اندرونِ ملک نقل مکانی کا تخمینہ لگانے کے لیے بلاواسطہ اور بلواسطہ طریقے اختیار کیے جاتے ہیں اسی طرح بین الاقوامی نقل مکانی بھی ہے نقل مکانی سے متعلقہ علاقائی اور بین الاقوامی معاہدوں کا احاطہ کرنا بہت مشکل عمل ہے دنیا میں بنانے والے علاقائی اور بین الاقوامی معاہدے یعنی Regional and international megration instrucments / convention treadties درج ذیل ہیں جن پر عموماً عمل درآمد کیا جاتا ہے۔

نقل مکانی کے علاقائی معاہدے: سیاسی پناہ سے متعلقہ امریکہ کی ریاستوں کا کنونشن American States 1935 Conventionon Political Asylum انسانی حقوق اور بنیادی آبادی کے تحفظ سے متعلقہ یورپین کنونشن 1950ء European Convention on the protection of human rights and funanial freedom 1950 سفارتی بناء پر DAS کنونشن 1954۔ DAS convention on diplomatic asylum 1954 تارکین وطن محنت کشوں کی قانونی حیثیت سے متعلقہ یورپین کنونشن 1977 Euorpean convention on the legal states of aaigunt workers 1977 انسانی حقوق سے متعلقہ افریقی چارٹر 1980۔ African charter on human and peoples rights 1981 افراد کی جبری گمشدگی سے متعلقہ انٹرا مریکن کنونشن Inter African Convention on the Forced Disappearance of Persons 1994۔ 1994 قومی اقلیتوں کے تحفظ کے لیے یورپین فریم ورک کنونشن 1995 Euorpean frame work convention for the protection of national minorities۔

بین الاقوامی معاہدے / کنونیشن: انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ Universal declaration of human rights 1948 روزگار سے متعلقہ نقل مکانی کے لیے ILO کا کنونیشن نمبر 97-1949 ILO convention No. 97 (1949) concerning migration for employments۔ بے وطن افراد کی حیثیت سے متعلق بین الاقوامی معاہدہ ہے Convention relating to the status of statelespersons 1954 نسلی امتیاز کی تمام مشکلوں سے متعلقہ بین الاقوامی کنونیشن 1965 International

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے آکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

convention on the elimination of all forms of racial disexamination 1965 ۔تشدد اور دیگر ظالمانہ اور غیر انسانی برتاؤ یا سزا کے خلاف بین الاقوامی کنونشن Cruel, ingumases or degrading 1984 treatment or punishment convention against to rture and others 1984 ۔تارکین وطن، محنت کش اور ان کے خاندان سے متعلقہ کنونشن International convention on the protection 1990 of rights of all migrations workers and members of their families 1990 ۔بین الاقوامی منظّم جرائم کے خلاف اقوام متحدہ کا کنونشن 2000ء United Nation (UNO) convention against transnational organized crime 2000۔

دراصل بین الاقوامی قوانین کا دائرہ کار بہت زیادہ وسعت کا حامل ہے اور یہ نہ صرف عالمی سطح پر ریاستوں کے مابین قانونی تعلقات بلکہ ایک ریاست کے دوسری ریاست وافراد کے درمیان نقل مکانی سے متعلقہ قوانین کا احاطہ کرتے ہیں بین الاقوامی نقل مکانی کے لیے عالمی سطح پر قانون سازی کی کوئی دستاویز موجود نہیں بلکہ یہ قوانین وقت کے ساتھ ساتھ عالمی سطح پر مختلف معاہدوں کی صورت میں باہمی بین الاقوامی نقل مکانی کے قانون میں بین الاقوامی طور پر انسانی حقوق کو بڑھانے کے لیے ترتیب دیئے جاتے ہیں ان انسانی حقوق میں غیر امتیازی سلوک، نقل وحرکت کی آزادی، پناہ۔ فیملی اتحاد، قید واخراج شامل ہیں اس سے متعلقہ طریقہ کار کی وضاحت وضمانت مہیا کرنا بھی شامل ہیں کونسلر تک رسائی، انسانی خرید وفروخت اور سمگلنگ کے علاوہ باہمی علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر مختلف معاہدے جو نقل مکانی کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہیں بین الاقوامی نقل مکانی میں شامل ہیں۔

سوال نمبر 4 کسی بھی معاشرے میں شادی کی اہمیت وضرورت بیان کریں نیز شادی کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثرات کا جائزہ پیش کریں۔

جواب:

ا دوافراد جب میاں بیوی کی حیثیت سے ایک نئے گھر میں رہنا شروع کرتے ہیں تو یقیناً مختلف قسم کے اموری تقسیم کا مسئلہ سامنے آتا ہے۔ یہ کام گھریلو نوعیت کے بھی ہوسکتے ہیں اور معاشی ومعاشرتی اور ذاتی نوعیت کے بھی۔ اگر دونوں فریق ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے باہمی رضامندی سے مختلف کام اپنے ذمے لے لیں تو لڑائی جھگڑے اور گلے شکوے کا موقع نہیں ملتا۔ مثلاً یہ کہ یا تو شوہر اور بیوی باہر کے کام اکٹھے کریں اور گھر کے اندر کاموں کو بھی مل جل کر کریں یا پھر گھر کے اندر کے کاموں کی ذمہ داری اکثر معاشروں میں مردوں کے سپرد ہوتی ہے۔ کامیاب اور خوشگوار نتائج کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ دونوں فریق اپنی ذمہ داریاں دیانتداری سے نبھائیں۔ یہی نہیں بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ بھرپور تعاون بھی کریں۔ یعنی اگر شوہر محنت اور جدوجہد کے بعد کمائی گھر لائے تو بیوی بھی ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے اسے احتیاط اور جائز طریقے سے خرچ کرے۔ اسی طرح بچت کے طریقوں کو بھی اپنائے۔ خواہ مخواہ اشیاء خوردنی اور دیگر چیزوں کے ضائع ہونے کے مواقع نہ پیدا کئے جائیں۔

اسی طرح شوہر کو ایسی صورت میں جب اس کی بیوی بھی معاشی ذمہ داری نبھارہی ہو چاہیے کہ وہ گھر کی اندرونی ذمہ داریوں میں بیوی کا ہاتھ بٹائے۔ اسلامی ثقافت بھی یہی درس دیتی ہے۔ بصورت دیگر عورت پر دوہری ذمہ داریاں اسے جلد ذہنی اور جسمانی طور پر تھکا دیتی ہیں۔ نتیجتاً کبھی ضرورت سے زیادہ مصروفیت اور کبھی خراب صحت کی وجہ سے اس کی ازدواجی زندگی متاثر ہونا شروع ہوتی ہے۔

دنیا میں کچھ ثقافتیں ایسی بھی ہیں جہاں خواتین کے گھر سے باہر کام کو معیوب نہیں سمجھا جاتا ہے لہٰذا وہ گھر سے باہر آمدنی سے وابستہ سرگرمیوں میں حصہ لیتی ہیں جبکہ ان ثقافتوں میں مرد حضرات گھر کے اندر کی ذمہ داریاں سنبھالتے ہیں اور بچوں کی پرورش بھی کرتے ہیں۔

گھر کی گاڑی کامیابی سے چلانے کیلئے دونوں فریقین کی حیثیت ایک جیسے برابر پہیوں کی سی ہے لہٰذا ایک دوسرے کی مناسب دیکھ بھال اور تعاون ہی سے خاندان کو زندگی کے خوشگوار احساس جیسی نعمت سے نوازا جاسکتا ہے۔

کامیاب سماجی زندگی کے لیے میاں اور بیوی کے تعلق کی اہمیت: مناسب ازدواجی زندگی نہ صرف عائلی زندگی کو سکون اور راحت بخشتی ہے بلکہ ایک بہترین فلاحی معاشرے کے فروغ کو بھی مدد دیتی ہے۔

میاں بیوی کا تعلق باغ وبہار: میاں بیوی کا تعلق باغ وبہار کی مانند ہے باغ ہو لیکن بہار نہ ہو تو وہ باغ نہیں ہوتا بہار ہو لیکن باغ نہ ہو تو وہ بہار نہیں ہوتی۔ میاں بیوی کا تعلق ایک نئی زندگی کی بنیاد ہے۔ جس تعلق میں جتنے تقاضے کم ہوتے ہیں وہ تعلق اتنا ہی خوبصورت ہوتا ہے۔ جب تک بچوں میں ذمہ داری نہ آجائے شادی نہیں کرنی چاہیے۔ ذمہ داری کے بغیر کامیاب ازدواجی زندگی نہیں بن سکتی۔ عام طور پر شادی کے وقت جذبات کا تناسب زیادہ جبکہ یہ سوچ کہ اس سے تربیت یافتہ نسل جنم لے گی اس کا تعلق کم ہوتا ہے۔ شادی سے پہلے صرف مخالف جنس سے سیکس کا جنون ہوتا ہے یہ سوچ نہیں ہوتی کہ اس سے ایک خاندان کا آغاز ہونا ہے۔

میاں بیوی کا رشتہ ایک دوسرے لیے لباس: میاں بیوی کا رشتہ ایک دوسرے لیے لباس ہوتا ہے۔ لباس کا مطلب ایک دوسرے کی غلطیوں اور کوتاہیوں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

پردہ ڈالا جائے۔ ہمارے ہاں عجیب معمہ ہے کہ جیسے ہی شادی ہوتی ہے لڑکی اپنے والدین کو لڑکے کے خاندان کی برائیاں بیان کرنا شروع کر دیتی ہیں لڑکا بھی لڑکی کے گھر والوں کی برائیاں اپنے گھر والوں کو سنانا شروع ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے شروع ہی سے اس رشتے میں بے برکتی پیدا ہو جاتی ہے۔ جس تعلق میں پردہ نہ ڈالا جائے اس تعلق میں مضبوطی پیدا نہیں ہوتی۔ دوسروں کی کوتاہیوں کو چھپانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ذہن میں یہ بات ہونی چاہیے کہ اگر میرے ساتھی میں خامیاں ہیں تو مجھ میں بھی خامیاں ہو سکتی ہیں۔ جب یہ بات ذہن میں بیٹھ جائے تو پھر خامیوں سے درگزر ہوتا ہے۔

عورت مرد کی ترغیب کنندہ: عورت مرد کی ترغیب کنندہ ہوتی ہے تھامس ٹیلے نے کامیاب لوگوں پر تحقیق کرنے کے بعد ان کی اچھی عادات کو ترتیب دیا تو اس میں اس نے بیوی کو تیسرے نمبر پر رکھا۔ اس کا کہنا تھا کہ مرد کی کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ اس کی بیوی شوہر کے لیے ترغیب کنندہ ہو۔ اگر بیوی کی زبان پر ہر وقت گلے شکوے رہیں تو پھر شوہر کا کامیاب ہونا مشکل ہوتا ہے۔ عورت کے حصے میں کچھ ذمہ داریاں ہوتی ہیں ان میں سب بڑی ذمہ داری گھر سنبھالنا ہے۔ مرد روز قلعے فتح کر کے آتا ہے اس کا دل چاہ رہا ہوتا ہے کہ جب وہ گھر جائے تو اس کی کارکردگی کو مانا جائے ایسے ہی عورت بھی چاہ رہی ہوتی ہے اس کے دن بھر کی کارکردگی کو سراہا جائے لیکن اگر دونوں کی طرف سے گلے شکوے ہوں تو دونوں ہی ڈی موٹیویٹ ہوں گے۔ آج کہنے، بتانے اور سمجھانے کو کچھ نہیں ہے بس کھانا پینا اور سونا ہے۔ تعلق کا حسن اور خوبصورتی بات چیت میں ہے اور یہ انسان کی ضرورت بھی ہے۔ بعض مرد اور عورت دونوں میں سے کسی ایک کو سننے سنانے کی عادت نہیں ہوتی جس کی وجہ سے تعلقات میں مضبوطی پیدا نہیں ہوتی اور نتیجہ دوری کی صورت میں نکلتا ہے۔ ازدواجی رشتے کے شروع میں درگزر کرنے کو، پردہ ڈالنے کو اور سننے سنانے کو عادت بنانا چاہیے تاکہ شروع ہی سے تعلقات میں مضبوطی پیدا ہو۔

شکائتیں کرنا ایک مزاج ہے اسی طرح شکائتیں سننا بھی ایک مزاج ہے۔ اگر ماں روز بیٹے کو بہو کی شکائتیں لگاتی ہے تو اس میں بیٹے کا قصور ہے وہ کیوں شکائتیں سنتا ہے جب اسے پتا ہے کہ یہ ماں کی عادت ہے تو اسے چاہیے کہ وہ ان کا ادب کرے اور ان کی شکائتوں کو اس انداز سے نہ سنے کہ باتوں کا اثر ہو اسی طرح وہ بیوی کی شکائتوں کو نظر انداز کرے۔ مزاجوں کو جاننے کے بعد مزاجوں کو قبول کر کے لے کر چلنا ہی اصل امتحان ہوتا ہے۔ کوئی بھی مزاج نتیجہ چاہتا ہے جب وہ نتیجہ نہیں ملتا تو وہ مزاج آہستہ آہستہ بدلنا شروع ہو جاتا ہے۔ مزاج کو بدلنے کے لیے مزاج کو سمجھنا بہت ضروری ہے جیسے غصے والے کا غصہ سمجھنے کے لیے غصے کو نظر انداز کرنا ضروری ہوتا ہے ایسے ہی جب کسی مزاج کو نظر انداز کیا جاتا ہے تو دوسرے کے مزاج میں تبدیلی آنا شروع ہو جاتی ہے۔

تعلقات کی کمزوری میں شک بنیادی وجہ: تعلقات کی کمزوری میں شک کا اہم کردار ہوتا ہے شک دیمک کی طرح ہوتا ہے جس طرح دیمک لکڑی کو کھا جاتی ہے اس طرح شک بھی تعلق کو کھا جاتا ہے۔ اگر شک کی بیماری ہو تو تعلق خود ہی اپنی موت مر جاتا ہے۔ شک رویے کی بیماری ہے اور یہ رویہ مرد اور عورت دونوں میں پایا جاتا ہے۔ شک کی کئی بنیادیں ہیں بعض اوقات شک سیکھا ہوتا ہے۔ بعض اوقات شکی مزاج بنایا جاتا ہے۔ بعض اوقات گھر کا ماحول ایسا ہوتا ہے جس کی وجہ سے شک پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض مائیں اپنی بیٹیوں کو بار بار ہدایات دے کر شکی مزاج بنا دیتی ہیں۔ شک کو پیدا کرنے میں آج کل کے ڈرامے بہت کردار ادا کر رہے ہیں۔ امریکہ میں جرائم پیشہ لوگوں پر تحقیق کی گئی تو پتا چلا ماضی میں انہوں نے ایسی خبریں پڑھی تھیں جن کا تعلق جرائم کے ساتھ تھا جس کی وجہ سے وہ مجرم بن گئے۔ جس طرح جرائم کی خبریں بندے کو مجرم بنا دیتی ہیں اس طرح شکی مزاج ماحول کی وجہ سے بھی بندہ شکی مزاج بن جاتا ہے۔ شک کو دور کرنے کے لیے ضروری ہے کہ آپس میں مل بیٹھنے کے بہانے بنائے جائیں وہ بہانے مل کر کتابیں پڑھنا ہو سکتا ہے، اکھٹے سیر کو جانا ہو سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

رشتوں کی خوراک: جس طرح انسان کی خوراک ہوتی ہے اسی طرح رشتوں کی بھی خوراک ہوتی ہے اگر رشتوں کو وہ خوراک دی جائے تو رشتے قائم رہتے ہیں۔ رشتے کی پہلی خوراک توجہ ہے اگر توجہ نہ ہو تو تعلق کمزور ہو جاتا ہے۔ بعض رشتوں میں لوگ توجہ نہیں دیتے وہ صرف رشتہ ہوتا ہے لیکن توجہ نہیں ہوتی جس کی وجہ سے تعلقات میں سرد مہری پیدا ہو جاتی ہے۔ رشتے کی دوسری خوراک وقت ہے لوگ اپنے دفاتر کو، کاروبار کو اور اپنے کام کو تو وقت دیتے ہیں لیکن اپنے رشتوں کو وقت نہیں دیتے۔ جب رشتوں کو وقت نہیں دیتے تو وہ رشتے دن بدن کمزور ہوتے ہوتے آخرکار ختم ہو جاتے ہیں۔ رشتے کی تیسری خوراک قربانی ہے ہر رشتے میں قربانی ہوتی ہے قربانی کے بغیر رشتہ نہیں چلتا۔ والدین قربانیاں دیتے ہیں بچے پلتے ہیں، بچوں کی تربیت ہوتی ہے اور بچے کامیاب ہوتے ہیں۔ اگر والدین اپنی اس قربانی کو چھوڑ دیں تو اولاد بگڑ جائے۔ تعلقات کو مضبوط رکھنے کے لیے ضروری ہے رشتوں کو توجہ دی جائے، وقت دیا جائے اور قربانی دی جائے۔ میاں بیوی ایک دوسرے کی ضرورت ہوتے ہیں اور یہ ضرورت ان خوراکوں کے ذریعے پوری ہو سکتی ہے۔

محبت کی شادی: محبت کی شادی کی صورت میں بعد میں اس طرح تعلقات نہیں رہتے جس طرح رہنے چاہئیں۔ محبت ایک ذہنی کیفیت ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ بدلتی رہتی ہے۔ بعض لوگ خاص وقت میں محبت کا شکار ہوتے ہیں جب وہ دورانیہ ختم ہوتا ہے تو پھر وہ وقت ان کے لیے تکلیف دہ بن جاتا ہے۔ ویسے بھی محبت کی حالت میں بندہ اندھا ہوا ہوتا ہے اس کو کمزور پہلوؤں کا پتا نہیں چل رہا ہوتا۔ کئی ایسے پہلو جن کا تذکرہ ہونا چاہیے محبت میں ان سے لاتعلقی اختیار کی جاتی ہے بعد میں وہ بندے کے گلے پڑ جاتے ہیں۔ محبت میں دونوں فریق ایک دوسرے کی شخصیت کے ایک پہلو کو سمجھتے ہیں جبکہ دوسرے پہلوؤں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جب شادی ہوتی ہے تو نظر انداز پہلو سامنے آنا شروع ہو جاتے ہیں اور پھر نفرت ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ جب محبت ہوتی ہے تو اس وقت ایک بھرم ہوتا ہے لیکن جیسے ہی شادی ہوتی ہے وہ بھرم ختم ہو جاتا ہے اور حقائق سامنے آجاتے ہیں جس کی وجہ سے تعلقات میں گرمجوشی نہیں رہتی۔ رشتہ فرضی بنیاد پر نہیں ہونا چاہیے بلکہ رشتے کے مزاج کو، خامیوں کو، خوبیوں کو، مستقبل کو اور کیا کیا چیزیں قبول کی جاسکتی ہیں ان تمام چیزوں کو مدِ نظر رکھ کر ہونا چاہیے۔ ہر تعلق کی ایک قیمت ہوتی ہے

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

اس کے بارے میں پہلے طے کر لینا چاہیے۔ ہمیشہ زندگی میں ایک دروازہ کھولا رکھنا چاہیے پتا نہیں ہے کب تجدید کی ضرورت پڑ جائے اور کبھی کبھی کوشش کر کے تجدید کرنی بھی چاہیے۔ جب تعلق کی تجدید کی جاتی ہے تو تعلق تازہ ہو جاتا ہے۔ اگر بیوی کی قدر نہیں کر سکتے تو بچوں کی ماں کی حیثیت سے ہی اس کی قدر ضرور کریں۔ رویہ بدل لیں نظارہ خود ہی بدل جائے گا۔

اچھا ازدواجی رشتہ اللہ تعالیٰ کا کرم: اچھا ازدواجی رشتہ اللہ تعالیٰ کے کرم کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہوگا تو گھر میں سکون اور بہار ہوگی۔ گھر کا سکون اللہ تعالیٰ کے کرم میں ہے۔ بہت سے لوگ اپنے گھر کے سکون کو ترجیح نہیں دیتے جس کی وجہ سے تعلقات میں گرمجوشی نہیں رہتی۔ ایک اچھے تعلق کو تازہ کرنے، تجدید کرنے اور بار بار اظہار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ انسان بھولنے والی مخلوق ہے اس کو دن میں پانچ بار یاد کرنا پڑتا ہے کہ میں بندہ ہوں اور اللہ تعالیٰ میرا مالک ہے۔ جو بندہ اپنے رشتے میں پیسہ خرچتا ہے اس کا مطلب ہے کہ وہ بندہ جس پر پیسہ خرچ کیا جا رہا ہے وہ بندہ پیسے سے زیادہ پیارا ہے۔ جس کو پیسہ پیارا ہوتا ہے اس کو بندے سے نہیں پیسے سے پیار ہوتا ہے۔ جو بندہ پیسہ خرچتا ہے تو یہ علامت ہے کہ اس کو تعلق بہت پیارا ہے وہ نہیں چاہتا کہ تعلق ختم ہو۔ بعض لوگوں کے تیس چالیس سال کے تعلقات ہوتے ہیں لیکن ان میں جان نہیں ہوتی۔ بعض لوگوں کے تعلقات میں تیس چالیس سال گزرنے کے باوجود بھی تازگی ہوتی ہے۔ تعلقات میں گرمجوشی کے لیے ضروری ہے کہ اپنی خواہشوں کو مارا جائے، اپنے تقاضوں کو کم کیا جائے اور اپنی مرضی کو قربان کیا جائے۔

تعلقات کی مضبوطی میں سمجھداری کا کردار: تعلقات کی مضبوطی میں سمجھداری کا بہت کردار ہے بعض انیس بیس سال کی لڑکیاں بہت سمجھدار ہوتی ہیں لیکن بعض چالیس پچاس سال گزرنے کے باوجود بھی غیر ذمہ دار ہوتی ہیں یہی اصول مرد پر لاگو ہوتا ہے۔ اگر شادی کے معاملے میں مرد اور عورت کی عمر میں بہت زیادہ فرق ہونے کی صورت میں دونوں کے نظریات مختلف ہوتے ہیں ان نظریات کی وجہ سے تعلقات میں مضبوطی پیدا نہیں ہوتی۔ عمر کے زیادہ ہونے میں شک کا پہلو بھی زیادہ ہونے کا امکان ہوتا ہے کیونکہ ایک فریق عمر کے آغاز میں ہوتا جبکہ دوسرا انجام کی طرف۔ عمر کے فرق کے متعلق بات چیت کر لینی چاہیے اور یہ قبول کر لینا چاہیے یہ رشتہ ہمیں کرنا بھی ہے یا نہیں۔ پانچ سات سال کا فرق اتنا معنی نہیں رکھتا لیکن اگر فرق بیس سال سے زائد ہو تو اس میں بڑا خدشہ اور خطرہ ہوتا ہے۔ اسلام میں عمر کے فرق کی کوئی ممانعت نہیں ہے لیکن بات یہ ہے کہ شادی کے اثرات کیا ہوں گے۔ عمر میں فرق جو بھی ہو لیکن ذہنی فرق زیادہ نہیں ہونا چاہیے تعلقات کی مضبوطی کے لیے ضروری ہے کہ ذہنی ہم آہنگی ہو۔ لوگوں کی بڑی تعداد وقت سے پہلے خوشیاں چاہتی ہے ان کی اس خواہش کی وجہ سے ان میں بے صبری پیدا ہو جاتی ہے۔ قرآن مجید میں صبر کا بار بار ذکر آیا ہے صبر کا مطلب فوری نتیجے کی بجائے انتظار کیا جائے۔ صبر عادات میں آتا ہے دنیا کا کوئی شخص اپنے مستقبل کو نہیں بدل سکتا اگر وہ اپنی عادتوں کو بدل لے تو اس کا مستقبل بدل سکتا ہے۔ شادی ایک خوبصورت بندھن ہے، اس بندھن کو تحفظ دینے اور مزید مضبوط کرنے کے لیے ضروری ہے کہ شادی شدہ افراد ایک دوسرے کے ساتھ خوش اخلاقی اور خوش مزاجی سے پیش آئیں، اور زندگی کی تلخیوں کا علاج باہمی تعاون سے تلاش کریں۔ یہی طریقہ ہے جس سے زندگی مشکل سے مشکل حالات میں بھی ناخوشگوار رخ اختیار نہیں کرے گی۔

سوال نمبر 5 مندرجہ ذیل پر نوٹ تحریر کریں۔

1 افزائش آبادی کے بنیادی تصورات

جواب:

افزائش آبادی کی تعریف: افزائش آبادی کے تصور کو سمجھنے کے لئے آبادی کی مقدار میں کمی بیشی کے مندرجہ ذیل تین عوامل کو سمجھنا ضروری ہے۔

ا۔ پیدائش ۲۔ اموات ۳۔ نقل مکانی

اگر کسی مقام کی آبادی میں شرح پیدائش وہاں کی شرح اموات سے زیادہ ہو جائے اور ساتھ ساتھ نقل مکانی کر کے آنے والوں کا سلسلہ بھی جاری رہے تو اس مقام کی آبادی بڑھ جائے گی اور ہم کہیں گے کہ اس کی آبادی افزائش پذیر ہے گویا افزائش آبادی سے مراد یہ ہے کہ ایک معینہ مدت میں کسی خاص جگہ کی آبادی میں کس قدر اضافہ ہوا ہے لیکن اگر کبھی آبادی کی مقدار میں کمی واقعہ ہو جائے تو ایسی صورت حال کو منفی افزائش آبادی کا نام دیا جائے گا۔ افزائش آبادی اور منفی افزائش آبادی کی مختصر تعریفیں درج ذیل ہیں۔

افزائش آبادی: ایک خاص مدت میں کسی جگہ کی آبادی میں ہونے والے اضافے کو افزائش آبادی کہتے ہیں۔

منفی افزائش آبادی: کسی معینہ مدت میں کسی جگہ کی آبادی میں ہونے والی کمی کو منفی افزائش کہتے ہیں۔

افزائش آبادی کی اقسام: افزائش آبادی کے دو اجزائے ترکیبی ہیں جن کی بنا پر افزائش آبادی کی دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

ا۔ فطری اضافہ آبادی ۲۔ نقل مکانی

1۔ فطری اضافہ آبادی: فطری اضافہ آبادی کا تعین کسی ملک یا علاقہ میں شرح پیدائش اور شرح اموات کے باہمی فرق سے کیا جاتا ہے اور افزائش آبادی میں یہ جز و ترکیبی بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ تاہم نقل مکانی کے ذریعے بھی کسی ملک یا علاقہ کی آبادی متاثر ہوتے ہے۔ اندرونی ملک آنے والے افراد آبادی میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔ جب کہ ترک وطن کر کے دوسرے ملکوں میں جانے والے افراد آبادی میں کمی کا سبب بنتے ہیں۔ ان دونوں گروہوں کا باہمی فرق آبادی میں حقیقی اضافہ تصور کیا جاتا ہے۔ نقل مکانی سے آبادی میں اضافے کی مثال مشرق وسطی کے عرب ممالک مین کثرت سے جانے والے کارکن ہیں جن کی وجہ سے

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

مقامی آبادی کا توازن خاصا بگڑ گیا ہے اور وہاں کثیر اضافے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ افزائش آبادی کی بنیاد جن دو عوامل پر ہے ان میں فطری اضافہ آبادی اور نقل مکانی شامل ہیں۔بالفاظ دیگر افزائش آبادی کی دو اقسام ہیں۔

ا۔ فطری اضافہ آبادی　　　۲۔ اضافہ آبادی بذریعہ نقل مکانی

اگر ہم یہ فرض کر لیں کہ کسی مقام پر بسنے والے لوگ آبادی، غیر متحرک ہیں اور وہاں نقل مکانی بالکل نہیں ہوتی تو ایسی صورت میں آبادی میں اضافہ صرف فطری طور پر ہوگا اور اس کی شرح یا فرق معلوم کرنے کے لیے ایک سادہ سی مساوات استعمال کی جائے گی جس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ کسی خاص مدت کے اختتام پر آبادی کی مقدار معلوم کرنے کے لیے سب سے پہلے کسی معینہ وقت کو نقطہ آغاز کے طور پر لیں پھر اس وقت معینہ جسے "t" سے ظاہر کرتے ہیں کی کل آبادی لیں جسے "PO" آبادی حاضرہ کہتے ہیں۔پھر اس میں نئے پیدا ہونے والے افراد کی تعداد جمع کر لیں اور مرنے والوں کی تعداد نفی کر دیں۔اس طرح اس مدت کے اختتام پر آبادی کی کل تعداد معلوم ہو جائے گی۔جب کہ B-D کا فرق فطری اضافہ آبادی کو ظاہر کرے گا۔حسابی انداز سے یہ مساوات یوں لکھی جائے گی

$$Pt = Po + B - D$$

۲۔اضافہ آبادی بذریعہ نقل مکانی: فطری اضافہ آبادی کے علاوہ افزائش آبادی کا دوسرا ذریعہ نقل مکانی ہے۔بعض لوگ سیاسی، معاشرتی، اقتصادی وجوہات کی بنا پر اپنے ملک سے دوسرے ملکوں میں چلے جاتے ہیں جن میں سے بیشتر لوگ عارضی طور پر قیام کرتے ہیں جب کہ ایک حصہ مستقل سکونت بھی اختیار کر لیتا ہے۔اس عمل سے ارسال کنندہ ممالک کی آبادی میں کمی ہو جاتی ہے لیکن وصول کنندہ ممالک کی آبادی میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔یعنی کسی ملک کی حقیقی شرح افزائش آبادی معلوم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہاں کی آبادی حاضرہ میں پیدائش و اموات کے فرق کے علاوہ نقل مکانی کر کے جانے والے اور آنے والوں کے فرق کو بھی شامل کیا جائے اس صورت میں تشریحات ہو سکتی ہیں۔ظاہر ہے جب ہر فرد ادارے کے ان مقاصد کو اپنے ذہن میں پہلے سے موجودہ تصورات کی بنیاد پر عملی جامہ پہنائے گا تو کوئی بعید نہیں کہ ان کی سرگرمیوں کا رخ اُس جانب نہ رہے جہاں سے ادارے کے مقاصد حاصل کئے جا سکتے ہوں۔

2 حکومت کی پالیسیوں کا اثر پیدائش کی شرح اور اموات کی شرح پر

جواب۔

ڈیموگراف اعداد وشمار کے زیادہ تر ذرائع اعداد وشمار کو مطلق اعداد کی صورت میں چھاپتے ہیں۔جیسے ایک سال کے دوران ہونے والی پیدائش کی مقدار، اموات کی تعداد اور شادی وغیرہ کی تعداد، سب مطلق اعداد کی شکل میں چھپتے ہیں۔بعض اغراض ومقاصد کے لئے یہ اعداد شمار بڑی دلچسپی کا باعث ہوتے ہیں تاہم عام طور پر جب ہم بین الاقوامی موازنہ کرتے ہیں تو سارا مقصد مختلف آبادیوں یعنی Population میں پیدائش کے حلقہ اثر کا موازنہ کرنا ہوتا ہے۔اسلئے پیدائش سے متعلق اعداد ایک طرح سے آبادی کے اس سائز سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ بچے پیدا کر رہی ہے۔پیدائش کے مطلق اعداد کو آبادی میں موجود مطلق لوگوں کے ساتھ ملانے سے ہم پیدائش کے مقابلتاً اعداد یعنی Relative numbers حاصل کر سکتے ہیں۔یہ موازنات شرحوں، نسبتوں Percentage and Proportion کی مدد سے کئے جاتے ہیں۔Rate کی اصطلاح زیادہ مناسب طور پر ایک مقررہ وقت میں ہونے والے ڈیموگرافک واقعات کو اس وقت کی تقسیم کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔اس لیے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایسے خاص وقت میں اموات کی تعداد کو (مثلاً سیلاب یا زلزلہ) آبادی سے تقسیم کرنے سے شرح اموات حاصل ہوتی ہے جیسے Death Rate کہا جاتا ہے۔آبادی کسی عرصے کے دوران بھی ہو سکتی ہے (جو کہ اس مکمل عرصے کی اوسطاً آبادی ہوگی) اور ابتدائی بھی۔یہ عرصہ عام طور پر ایک سال کا ہوتا ہے۔اور شرح 100 یا 1000 پر ظاہر کی جاتی ہے۔

پاکستان میں رجسٹریشن کا نظام (پیدائش واموات کا اندراج): پاکستان میں بچوں کی پیدائش اور افراد کی اموات کا اندراج کا نظام ہر میونسپل کمیٹی اور ہر یونین کونسل میں موجود ہے۔جہاں اس شعبے میں پیدائش اور موت دونوں کے علیحدہ علیحدہ موجود ہیں ہر فرد پر لازم ہے کہ وہ ہونے والی پیدائش یا اموات کا اندراج کروائے۔تاکہ یہ اندراج حکومتی ریکارڈ کا حصہ بن جائے۔لیکن ابھی بھی پاکستان میں کچھ ایسے علاقے اور لوگ ہیں جہاں بچوں کی پیدائش کا اندراج نہیں کرایا جاتا۔اس سلسلے میں حکومتی اور عوامی سطح پر آگاہی اور معلومات کو فروغ دینے کی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مئوثر سازی کی بھی۔

پاکستان میں رجسٹریشن کا نظام (شادی کی رجسٹریشن): شادی کی رجسٹریشن کے سلسلے میں پاکستان میں نکاح کے رجسٹر میں اندراج کا نظام موجود ہے۔نکاح خواں کو نکاح رجسٹرار کہا جاتا ہے۔اس کے پاس ایک رجسٹر ہوتا ہے۔جو لائسنس نکاح خواں کے حامل علماء کو جاری ہوتا ہے۔اس میں ہر نکاح کا سرکاری طور پر اندراج کیا جاتا ہے۔جو ضلعی حکومت کے دفاتر کے پاس یونین کونسل کی سطح پر بطور ریکارڈ محفوظ ہوتا ہے۔نکاح نامے کے تین بڑے فارم ہوتے ہیں۔ایک نکاح کرنے والے کو دیا جاتا ہے۔ایک یونین کونسل میں برائے ریکارڈ جمع کرایا جاتا ہے اور ایک نکاح خواں کے پاس ہوتا ہے اس کے علاوہ آجکل شادی کا اندراج شناختی کارڈ پر بھی نادرا NADRA کے ذریعے سے کیا جاتا ہے۔لیکن شادی کی رجسٹریشن کے معاملے بھی اکثر اوقات شادیاں سرکاری طور پر رجسٹرڈ نہیں ہو پاتیں جس کی بنیادی وجہ علم کی کمی۔آگاہی نہ ہونا۔کم عمری کی شادیاں اور مئوثر قوانین کا نہ ہونا ہے۔اس طرح شادیوں کا اندراج نہ ہونے سے اکثر وراثت سے متعلق اور گھریلو ناچاقی کے نتیجے میں پیچیدہ قانونی مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک کی تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 0334-5504551